9497 ـ خاوند كے معاملات تبديل ہو چكے ہيں اور حرام كا ارتكاب كرنے لگا ہے، بيوى كو كيا كرنا چاہيے ؟

سوال

ميرى شادى كو دس برس ہو چكے ہيں، اور ميرے دو بيٹے اور ايك بيٹى ہے، ميرى شادى محبت كى شادى تو نہيں تھى، ليكن ميں اپنے خاوند سے بہت زيادہ محبت كرتى ہوں؛ كيونكہ شادى كے ابتدا ميں خاوند ميرى بہت عزت كرتا اور ہر معاملہ ميں مجھ سے مشورہ كرتا تھا، اور ميرے ساتھ الفت و محبت كى باتيں كرتا حتى كہ ميں اسے مكمل طور پر محبوب جاننے لگى.

صريح بات ہے كہ وہ نماز باجماعت مسجد ميں جا كر ادا كرتا تھا، اور ہر معاملہ ميں ميرى معاونت كرتا، حتى كہ بچوں كى تعليم و تربيت اور گھر كے كام كاج ميں بھى ميرا ہاتھ بٹاتا ليكن شادى كے چار برس بعد اس كے دوسرے نوجوان لڑكوں سے تعلقات بننا شروع ہوئے.

اور اچانك انكشاف ہوا كہ وہ تمباكو نوشى كرنے لگا ہے جس سے مجھے بہت دكھ اور صدمہ ہوا، اس نے مجھ سے وعدہ كيا كہ وہ دوبارہ ايسا نہيں كريگا، ليكن شديد افسوس كے ساتھ كہنا پڑتا ہے كہ وہ اب تك تمباكونوشى كر رہا ہے، اور اس كا اتنا عادى ہو چكا ہے كہ صبح كے وقت روزانہ كيفے جا كر حقہ پيتا ہے.

جب ميں اسے روكتى ہوں تو وہ مجھ پر چيخنے چلانے لگتا ہے كہ مجھے اس كے معاملات ميں دخل اندازى نہيں كرنى چاہيے، يہ بھى علم رہے كہ وہ ميرے حقوق ميں بھى كوتاہى كر رہا ہے، اور بچوں كے حقوق بھى صحيح طور پر ادا نہيں كرتا، اپنے دوست و احباب كے ساتھ بہت زيادہ مشغول رہتا ہے، بلكہ صبح گھر سے نكلتا ہے تو رات كے آخرى حصہ ميں ہى واپس پلٹتا ہے.

ميں نے اس موضوع ميں اس كے خاندان والوں كو بھى شامل كرنے كى كوشش كى كہ وہ اسے سمجھائيں ليكن اس كا بھى كوئى فائدہ نہيں ہوا، وہ كسى كى بات سنتا ہى نہيں، ميں اس سلسلہ ميں بہت پريشان ہوں، كيونكہ وہ ميرے ساتھ بہت زيادہ عصبيت كا معاملہ كرنے لگا ہے اور بات بات پر غصہ ہونا شروع ہو جاتا ہے.

ليكن اپنے دوستوں كے ساتھ ہنستا اور مذاق كرتا رہتا ہے ان سے خوش رہتا ہے، اسى طرح اگر ہم اسے كہيں كہ ہم سب اكٹھے كہيں گھومنے جاتے ہيں تو وہ راضى نہيں ہوتا، اور اگر ہمارے ساتھ كہيں چلا بھى جائے تو بالكل خاموش رہتا ہے اور كسى سے بات تك بھى نہيں كرتا، موبائل كے ساتھ ہى لگا رہتا ہے يا تو ميسج كرتا ہے يا پھر فون پر بات چيت، يہ اس حد تك تھا كہ ابتدائى طور پر تو ميں خيال كرنے لگى كہ اس كے ميرے علاوہ كسى اور كے ساتھ بھى تعلقات ہيں.

ليكن اس كے تصرفات كے مطابق تو ميں يہى سمجھتى ہوں كہ وہ اپنے دوستوں كے ساتھ مشغول رہتا ہے، ميں اس سے ہر طرح محبت كرتى ہو اور دل و جان سے چاہتى ہوں.

ملاحظات: وہ مسجد ميں نماز ادا كيا كرتا تھا، ليكن اب كئى نمازيں تو وہ ادا ہى نہيں كرتا، وہ مجھے اكثر طور پر

مجروح کرتا اور میری اہانت کرتا رہتا ہے، اولاد کے سامنے مجھے غصہ ہوتا اور چیختا ہے، بلکہ کسی بھی شخص کے سامنے میری بےعزتی کر دیتا ہے اور میرے جذبات کا خیال بھی نہیں کرتا کہ کسی دوسرے کے سامنے ذلیل کر رہا ہے.
اکثر طور پر وہ تمباکونوشی کے عادی نوجوانوں کے ساتھ ٹور پر جاتا ہے، اپنے لباس وغیرہ پر فضول خرچی اور اسراف کا مرتکب ہوتا ہے، لیکن اسے گھریلو اخراجات اور ضروریات کی کوئی فکر نہیں کہ گھر میں کیا چیز کم ہے یا کچھ لانا ہے اس پر قرض بہت زیادہ ہے، اور اس کے پاس کوئی قیمتی چیز تک نہیں رہی.
یہ علم میں رہے کہ میں کام کرتی اور اپنے اخراجات خود برداشت کرتی ہوں، گھر کا کرایہ بھی دیتی ہوں، اور گھر کی ملازمہ کی تنخواہ بھی میرے ذمہ ہے، اور گھر کی اکثر ضروریات بھی پوری کرتی ہوں، لیکن اسے کوئی فکر ہی نہیں مجھے بتائیں کہ میں اس کے ساتھ معاملات میں کیا طریقہ اختیار کروں ؟

پسندیدہ جواب

الحمد للہ.

اول:

ازدواجی زندگی کی بہت ساری مشکلات ہیں، اگر تو یہ مشکلات خاوند کی جانب سے ہوں تو پھر ایك عقلمند عورت کو اس کا سبب تلاش کرنا چاہیے کہ خاوند کے اپنی بیوی کے ساتھ معاملات میں تبدیلی کیوں آئی ہے، اور اس کی زندگی میں یہ مشکلات پیدا ہونے کے اسباب کیا ہیں، کیونکہ ہو سکتا ہے کہ اس کا سبب یہ ہو کہ وہ خاوند کی بات نہیں مانتی، اور تصرفات میں عناد کا شکار ہوئی ہے، یا پھر خاوند کی اطاعت کرنے میں کہیں کوتاہی سے تو کام نہیں لے رہی، یا پھر کہیں وہ گھر اور بچوں کی تربیت میں تو سستی و کوتاہی کی مرتکب نہیں رہی، اس کے علاوہ دوسرے اسباب تلاش کرے.

یہ تو تصور نہیں کیا جا سکتا ہے کہ ازدواجی زندگی سعادت کے ساتھ بسر ہو رہی تھی، اور اچانك ہی بغیر کسی سبب کے خاوند اپنی بیوی کو ناپسند کرنے لگا، اور گھر سے باہر راتیں بسر کرنے لگے، اور تمباکو نوشی کرنے لگے، اس کا ضرور کوئی سبب ہوگا، جس کی بنا پر خاوند ایسے کرنے لگا ہے، اور ضرور کوئی بات ہو گی جس نے اسے یہ غلط کام کرنے کی طرف لگا دیا.

اگرچہ ہمیں علم ہے کہ اکثر طور پر ان اسباب میں بیوی کا کوئی ہاتھ نہیں ہوتا؛ بلکہ ایك نیك و صالح شخص کا غلط راہ پر چل نکلنا - اللہ تعالی ہمیں ثابت قدمی اور ہدایت نصیب فرمائے - یا تو بری صحبت اور سوسائٹی کی وجہ سے ہے جو اسے گھیر کر صراط مستقیم سے گمراہ کر دیتی ہے، حتی کہ اس کی دنیا و آخرت کی مصلحت سے بھی دور ہٹا

دیتی ہے، جیسا کہ ہمارے سامنے اس مشکل میں دیکھنے کو مل رہا ہے.

جب بیوی کے سامنے واضح ہو جائے کہ خاوند میں تبدیلی آئی ہے اس میں بیوی کا کوئی دخل نہیں تو پھر یہ اس کے لیے اللہ کی جانب سے آزمائش ہے، اس لیے اسے یا تو خاوند کی جانب سے حاصل ہونے والی تکلیف پر صبر و تحمل کے ساتھ ساتھ خاوند کی اصلاح کے لیے دعا کرتے ہوئے اسے نصیحت بھی کرنی چاہیے.

یا پھر بیوی اگر اس کی اذیت و تکلیف پر صبر نہیں کر سکتی یا اسے خدشہ ہو کہ اگر خاوند کے ساتھ رہی تو اسے اپنے آپ یا اپنے دین کا خطرہ ہو سکتا ہے یا پھر اولاد بگڑ جائیگی یا پھر خاوند کی معصیت و نافرمانی کفر تك پہنچ جائے۔ اللہ اس سے محفوظ رکھے ۔ تو اس حالت میں بیوی اپنے خاوند سے علیحدگی طلب کر سکتی ہے.

دوم:

بیوی کو چاہیے کہ وہ اپنے خاوند کو وعظ و نصیحت کرنے میں اچھے طریقہ سے جدوجھد کرے، اور اس کے لیے اپنی کلام میں شدت اور سختی سے کام نہ لے، اور نہ ہی اس کے سامنے منہہ بسور کر اور تیوری چڑھا کر بات کرے.

بلکہ اسے اس سلسلہ میں نرمی کا مظاہرہ کرنا چاہیے، اور وہ اپنے ماں باپ اور خاندان والوں کو اس سلسلہ میں بتائے تا کہ وہ کسی ایسے شخص کو اس میں دخل اندازی کرنے کا کہیں جو اس کے خاوند کو نصیحت کرے، اور اسے صحیح راہ کی راہنمائی کرے.

اس کے ساتھ ساتھ بیوی کو حرص کے ساتھ سجدہ میں اور رات کے آخری حصہ میں اپنے خاوند کے لیے اللہ عزوجل سے اصلاح کی دعا کرنی چاہیے.

شیخ صالح الفوزان حفظہ اللہ کہتے ہیں:

" خاوند کے لیے اپنی بیوی کے ساتھ برا سلوك کرنا جائز نہیں؛ کیونکہ اللہ سبحانہ و تعالی کا فرمان ہے:

اور ان عورتوں کے ساتھ حسن معاشرت اختیار کرو النساء (19).

اور عبد اللہ بن عمر بن عاص رضی اللہ تعالی عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

" اور آپ کی بیوی کا بھی آپ پر حق ہے "

اسے امام بخاری رحمہ اللہ نے روایت کیا ہے.

جب خاوند اپنی بیوی کے ساتھ برا سلوك کرے تو بیوی کو چاہیے کہ وہ صبر و تحمل سے کام لے، اور اس کے ذمہ

جو خاوند کے حقوق ہیں وہ ادا کرتی رہے تا کہ اسے اس کا اجروثواب حاصل ہو، ہو سکتا ہے جب خاوند اس کی جانب سے یہ سلوک دیکھے تو اسے ہدایت آ جائے.

اللہ سبحانہ و تعالی کا فرمان ہے:

اور نیکی و برائی برائی نہیں ہو سکتی، آپ برائی کو بھلائی سے دور کریں، تو وہ جس کے اور آپ کے درمیان عداوت و دشمنی ہے وہ آپ کا دلی دوست بن جائیگا

اور یہ چیز تو انہیں ہی نصیب ہوتی ہے جو صبر کرنے والے ہیں، اور اسے سوائے بڑے نصیبے والوں کے کوئی اور نہیں پا سکتا فصلت (34 - 35).

دیکھیں: المنتقی من فتاوی الشیخ فوزان (4 / 177).

اگر کوئی ایسی معاصی اور گناہ ہوں جس پر بیوی صبر کر سکتی ہے تو ٹھیك، لیکن ان میں نماز ترك کرنا شامل نہیں ہے، کیونکہ نماز ترك کرنا کفر اور دین اسلام سے ارتداد ہے، اس لیے بیوی اپنے خاوند کو نزدیك مت آنے دے، حتی کہ وہ نماز کی پابندی کرنے لگے.

شیخ محمد بن صالح العثیمین رحمہ اللہ سے درج ذیل سوال دریافت کیا گیا:

ایك عورت کا خاوند کچھ کبیرہ گناہ مثلا نشہ وغیرہ کا ارتکاب کرتا ہے، اور یہ عورت اپنے خاوند سے تنگ ہے، عورت نیك و صالح اور ایمان والی ہے - ہم تو اسے ایسے ہی سمجھتے ہیں باقی اللہ ہی کو علم ہے - یہ عورت کیا کرے، اس نے کئی بار خاوند کو نصیحت بھی کی ہے کہ وہ اس حرام کام سے باز آ جائے، اور توبہ کر لے لیکن اس کا کوئی فائدہ نہیں ہوا، اس کے متعلق آپ کی رائے کیا ہے ؟

آیا یہ عورت میکے چلی جائے، یا کہ صبر و تحمل سے کام لے ہو سکتا ہے اللہ تعالی اس شخص کو ہدایت نصیب کرے اسی طرح وہ اپنے بچوں کو بھی نماز ادا کرنے سے روکتا ہے ؟

شیخ رحمہ اللہ کا جواب تھا:

" حرام کام کا ارتکاب کرنے والا یہ شخص نماز ادا کرتا ہے یا نہیں ؟

سائل:

نماز تو ادا کرتا ہے لیکن سستی کے ساتھ ادائیگی ہوتی ہے کبھی گھر میں اور کبھی کام پر اور کبھی نماز میں تاخیر

بھی ہو جاتی ہے.

جواب:

میری رائے تو یہ ہے کہ جب بیوی نے اسے نصیحت بھی کی اور اس سے کوئی فائدہ نہیں ہوا تو پھر بیوی کو فسخ نکاح کے مطالبہ کا حق حاصل ہے، وہ نکاح فسخ کر لے، لیکن بہر حال ان جیسے امور میں ہو سکتا ہے فسخ نکاح کے ساتھ اسے کچھ اشیاء حاصل نہ ہوں؛ کیونکہ اس کے ساتھ اولاد بھی ہے، اور فسخ نکاح میں مشکل پیش آئیگی.

اس لیے اگر اس کی معصیت و نافرمانی کفر کی حد تك نہیں پہنچتی تو خراب اور فساد کے خوف کی بنا پر خاوند کے ساتھ رہنے میں کوئی حرج نہیں.

لیکن اگر یہ معصیت کفر کی حد تك پہنچ چکی ہو مثلا وہ نماز ادا نہیں کرتا تو پھر بیوی اس کے ساتھ ایك لمحہ بھی نہیں رہ سکتی "

دیکھیں: لقاء الباب المفتوح (13) سوال نمبر (18).

سوم:

خاوندوں پر واجب ہے کہ وہ اپنی بیویوں کے بارہ میں اللہ کا تقوی اور ڈر اختیار کریں، اور یہ علم میں رکھیں کہ اللہ تعالی نے انہیں اپنی بیویوں کے ساتھ حسن معاشرت اختیار کرنے کا حکم دیا ہے، اور انہیں حکم دیا ہے کہ وہ انہیں اچھے طریقہ سے رکھیں.

اور اللہ سبحانہ و تعالی نے انہیں بتایا ہے کہ ہو سکتا ہے ان میں سے کوئی خاوند اپنی بیوی کو ناپسند کرتا ہو لیکن اللہ سبحانہ و تعالی اس میں خیر کثیر پیدا کر دے، اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی ایسے ہی بیان کیا ہے کہ:

اگر وہ اس کے کسی اخلاق کو برا دیکھتا ہے تو پھر اس کے اخلاق حسنہ پر اسے راضی ہو جانا چاہیے.

اللہ سبحانہ و تعالی کا فرمان ہے:

اور ان (بیویوں) کے ساتھ حسن معاشرت اختیار کرو، اور اگر تم انہیں ناپسند کرو تو ہو سکتا ہے تم کسی چیز کو ناپسند کرو اور اللہ تعالی اس میں خیر کثیر پیدا فرما دے النساء (19).

ابو ہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

" کوئی مومن کسی مومنہ عورت سے بغض نہیں رکھتا، اگر وہ اس کے کسی اخلاق کو ناپسند کرتا ہے تو اس کے کسی

دوسرے اخلاق سے راضی ہو جائیگا ۔ یا فرمایا: ۔ اس کے علاوہ کسی دوسرے اخلاق سے "

صحیح مسلم حدیث نمبر (1469).

ان خاوندوں کو یہ جاننا چاہیے کہ ان کے لیے قدوہ و نمونہ اور آئیڈیل نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ہیں، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اپنی بیویوں کے لیے سب سے بہتر خاوند تھے.

ابن کثیر رحمہ اللہ کہتے ہیں:

قولہ:

عاشروهن بالمعروف:

یعنی ان کے ساتھ اچھی کلام کرو، اور اپنے افعال بھی اچھے کرو، اور اپنی شکل و صورت بھی اچھی بناؤ جتنی تم میں استطاعت ہے، بالکل اسی طرح جس طرح تم اپنی بیوي سے چاہتے ہو تو پھر تم بھی اسی طرح کرو.

جیسا کہ اللہ سبحانہ و تعالی کا فرمان ہے:

اور ان عورتوں کے لیے بھی ویسے ہی حقوق ہیں جس طرح ان پر حق ہیں اچھے طریقہ کے ساتھ البقرة (228).

رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے:

" تم میں سب سے بہتر اور اچھا وہ ہے جو اپنے گھر والوں کے لیے بہتر اور اچھا ہے، اور میں اپنے گھر والوں کے لیے تم میں سب سے بہتر اوراچھا ہوں "

سنن ترمذی حدیث نمبر (3892) امام ترمذی نے اسے صحیح قرار دیا ہے.

رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا اخلاق تھا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم حسن معاشرت کرتے، اور ہمیشہ خوش رہتے اور اپنی بیویوں کے ساتھ ہنسی مذاق کرتے، اور ان سے نرم رویہ اختیارکرتے، اور ان کے لیے اخراجات کھل کر کرتے، اور اپنی بیویوں کو ہنساتے.

حتی کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا کے ساتھ دوڑ لگانے کا مقابلہ کر کے عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا سے محبت و مودت کا مظاہرہ کرتے.

عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا بیان کرتی ہیں کہ:

" رسول كريم صلى اللہ علیہ وسلم نے میرے ساتھ دوڑ لگائى تو ميں نبى كريم صلى اللہ علیہ وسلم سے آگے نكل گئى اور مقابلہ جیت لیا، یہ اس وقت ہوا جبكہ ابھی میرا جسم فربہ نہیں ہوا تھا، لیکن جب میں بھارے جسم والی ہو گئی تو رسول كريم صلى اللہ علیہ وسلم نے میرے ساتھ دوڑ لگائى اور آگے نكل گئے تو فرمانے لگے: یہ اس کا بدلہ ہے "

سنن ابو داود حديث نمبر (2578) علامہ البانى رحمہ اللہ نے صحيح ابو داود ميں اسے صحيح قرار ديا ہے.

نبى كريم صلى اللہ علیہ وسلم جس بيوى كى بارى ہوتى رات كے وقت سارى بيويوں كو اس كے گھر روزانہ اكٹھے كرتے اور بعض اوقات ان سب كے ساتھ رات كا كھانا تناول فرماتے، پھر ہر بيوى اپنے اپنے گھر چلى جاتى، اور آپ صلى اللہ علیہ وسلم جس بيوى كى بارى ہوتے اس كے پاس رات بسر كرتے، ايك ہى بستر ميں سوتے، اور اپنى اوپر والى چادر اتار كر صرف تہہ بند ميں سوتے تھے.

جب عشاء كى نماز ادا كر ليتے تو رسول كريم صلى اللہ علیہ وسلم گھر ميں آ كر اپنى بيوى كے ساتھ سونے سے قبل كچھ دير باتيں كرتے، تا كہ اس سے انس و محبت پيدا ہو.

اور پھر اللہ سبحانہ و تعالى كا فرمان ہے:

يقينا تمہارے ليے رسول كريم صلى اللہ علیہ وسلم ميں بہترين نمونہ ہے الاحزاب (21).

ديكھيں: تفسير ابن كثير (2 / 242).

لگتا ہے كہ آپ كے خاوند كا برى صحبت اور برى سوسائٹى سے دور ہونا ہى علاج ہے جس كى بنا پر وہ اپنے بيوى بچوں اور گھر اور دين سے مشغول ہو گيا ہے اور ان كا خيال نہيں كرتا، اس ليے اگر ممكن ہو سكے تو اس كے ليے نيك و صالح صحبت اور سوسائٹى اور ماحول بنائيں، اس كے ليے اس كے خاندان سے نيك و صالح افراد سے مدد و تعاون حاصل كريں، جو اس كے ليے برى صحبت اور برے دوستوں كى جگہ حاصل كريں جنہوں نے اس كى حالت كو خراب كر كے ركھ ديا ہے تو يہ بہتر رہےگا.

پھر آپ كو بھى چاہيے كہ آپ اس برى سوسائٹى كا نعم البدل دينے كے ليے اللہ سبحانہ و تعالى سے مدد طلب كرتے ہوئے خاوند كو گھر ميں سكون اور محبت و مودت اور الفت ديں جو اسے اس برى صحبت سے نجات دلائے، اميد ہے كہ اللہ تعالى آپ اور آپ كے خاوند كے ليے اس آزمائش سے كوئى نكلنے كى راہ بنا دے.

ہمارى اللہ سبحانہ و تعالى سے دعا ہے وہ آپ كے خاوند كو ہدايت نصيب كرے، اور اسے ايسے كام كرنے كى توفيق دے جو اللہ كو راضى كرنے والے ہوں، اور آپ دونوں كو خير و بھلائى پر جمع فرمائے.

مزيد آپ سوال نمبر (45600) اور (9463) كے جوابات كا مطالعہ ضرور كريں.

اللہ سبحانہ و تعالی ہی توفیق دینے والا ہے.

واللہ اعلم .